بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلی عبدہ المسیح الموعود
از الفضل
روزنامہ
الفضل
لاہور پاکستان
یوم چہارشنبہ کے
خطبہ نمبر ۹
فی پرچہ ۱؎

اخبار احمدیہ

لاہور ۱۰ ماہ نبوت۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کو ۳ بجے دوپہر کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ کل باوجود ناسازی طبع کے حضور نے ایک گھنٹہ تک خواتین کے اجتماع میں تقریر فرمائی۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے فالحمد للہ

حضرت مولوی شیر علی صاحب کو دو تین روز سے موسمی بخار اور نزلہ کی شکایت ہے۔ بظاہر اس کا اپریشن سے تعلق معلوم نہیں ہوتا لیکن نقاہت بہت ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

15 NOV 47

جلد | ۱۱ ماہ نبوت ھ ۱۳۲۶ ش | ۲۵ ذی الحجہ ۱۳۶۶ھ | ۱۱ نومبر ۱۹۴۷ء | نمبر ۴۸

Digitzed by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

انبیاء کی جماعتیں بغیر عظیم الشان ابتلاؤں کے ترقی نہیں کیا کرتیں

ہر شخص جو اپنے اندر نیک تغیر پیدا نہیں کرتا وہ اس سلسلہ سے ضرور نکالا جائیگا

خدا اپنی جماعت کو بچانے پر قادر ہے اور وہ ضرور اس کی حفاظت کریگا

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

فرمودہ ۳۱ اکتوبر ۱۹۴۷ء بمقام رتن باغ لاہور

مرتبہ مکرم مولوی محمد یعقوب صاحب طاہر مولوی فاضل

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

انسان کی عقل

کا اندازہ بہت چھوٹی چھوٹی چیزوں سے لگایا جاسکتا ہے۔ خطیب کا رخ اپنے مخاطبوں کی طرف ہوتا ہے۔ لیکن آج جو لاؤڈ سپیکر لگایا گیا ہے اس میں خطیب سے یہ خواہش کی گئی ہے۔ کہ وہ باہر کی طرف مونہہ کرکے بولے۔ اور اس کے تمام مخاطب مرد اور عورت اس کے بائیں کندھے کی طرف ہوں۔ لگانے والے کو پتہ تھا کہ لوگ اس طرف بیٹھے ہیں۔ اسے یہ بھی معلوم تھا۔ کہ خطیب کی آنکھیں اس کے آگے ہیں ہیں۔ کان میں نہیں۔ مگر نہ معلوم کس خیال سے اس نے اس طرح لاؤڈ سپیکر لگا دیا ہے۔ کہ اگر میں ادھر مونہہ کرکے بولوں اور جو حال بلڈنگ کو مخاطب کروں تب تو اس کی غرض پوری ہوتی ہے ورنہ نہیں۔

مومن کی شان

یہ بھی ہے۔ کہ وہ ہوشیار ہونا چاہیئے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو آپ فرماتے صفوا صفوفکم اپنی صفیں ٹھیک کرو۔ پھر آپ فرماتے کہ اگر تم نے اپنی صفیں ٹھیک نہ کیں۔ تو تمہارے دل ٹیڑھے ہو جائیں گے۔ دیکھو نظام کا رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کتنا خیال رکھا ہے۔ کہ آپ نے یہ فیصلہ فرمادیا۔ کہ اگر تم نے

نظام کی پابندی

نہ کی۔ تو تمہارے دل ٹیڑھے ہو جائیں گے۔ یعنی تمہاری عقل کمزور ہو جائے گی۔ یہ سیدھی بات ہے کہ جو غلطی آنکھوں سے نظر آرہی ہو۔ اسے برداشت نہیں کیا جاسکتا۔ اردو میں بھی ضرب المثل ہے کہ آنکھوں دیکھے مکھی نہیں کھائی جاتی؟ جو غلطی صاف اور پر نظر آتی ہے۔ اگر اسے کوئی شخص برداشت کر لیتا ہے۔ تو اس کے معنے یہ ہیں۔ کہ اس کی عقل اور سمجھ کمزور ہے۔ اور جس کی عقل اور سمجھ کمزور ہو۔ وہ ہدایت کی بھی پروا نہیں کیا کرتا۔ اور یہ

نہایت خطرناک بات

ہے۔ پس چھوٹی چھوٹی چیزوں کو یہ کہہ کر نہیں چھوڑ دینا چاہیئے۔ کہ یہ چھوٹی ہیں۔ بلکہ ہر کام میں نظام اور حسن انتظام کا خیال رکھنا چاہیئے۔ اسکے بعد میں دوستوں کو ۲ ایسے الہاموں کی طرف توجہ دلاتا ہوں جو تین چار دن ہوئے مجھ پر نازل ہوئے ہیں۔ تین دن کی بات ہے مجھے الہام ہوا کہ

انھم اناس یتطھرون

وہ ایک ایسا گروہ ہے جو تکلف سے نیکی ظاہر کرتا ہے یعنی وہ نیک تو نہیں۔ لیکن وہ دعوے غیر کے دعوے تقوے کرتا ہے۔ یہ آیت قرآن کریم حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کے متعلق آتی ہے لوط نے جب اپنی قوم کو مخاطب کیا اور وعظ و نصیحت شروع کیا۔ اور خدا تعالےٰ کے پیغام انہیں پہنچائے ان کو باہر سے آنے والے لوگوں پر ظلم کرنے اور تجارت میں دھوکا بازی کرنے سے منع کیا۔ تو قرآن کریم میں آتا ہے۔ انہوں نے حضرت لوط کے ماننے والوں کے متعلق کہا انا اناس یتطھرون یہ لوگ بڑے نیک بنتے ہیں مطلب یہ کہ نیک نہیں۔ مگر ہماری باتوں پر رد کرکے اپنی بڑائی ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ جہاں میں سمجھتا ہوں اس الہام کا ظاہر انطباق منافقین کے ان افسروں پر ہوتا ہے۔ جو بڑے انصاف کا دعوے کرتے ہیں مگر سراسر جھوٹ

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی۔
پرنٹر و پبلشر عبدالحمید بی اے ایل ایل بی نے گیلانی الیکٹرک پریس سیتال روڈ میں طبع کرا کر نمبر ۴ مکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

نام لیتے ہیں۔

قادیان پر حملہ

پہلا سارے اکابر گرفتار کئے گئے۔ ہماری مقدس درس گاہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یادگار تھیں۔ ان پر قبضہ کر لیا گیا۔ مکانات لوٹ لئے گئے۔ جائدادیں اپنے قبضہ میں لے لی گئیں۔ اور ہندوؤں اور سکھوں کو۔ سارے مکانات اور زمینوں پر بسا دیا گیا۔ اور جو ایک چھوٹی سی جگہ میں محصور ہونے پر مجبور ہو گئے۔ اسی طرح دو سو سے زیادہ احمدی شہید کئے گئے۔ مگر ہندوستانی ریڈیو برابر یہ اعلان کرتا رہا۔ کہ ہمارے ذمہ دار افسر قادیان گئے ہیں۔ اور انہوں نے رپورٹ کی ہے۔ کہ وہاں کوئی فساد نہیں۔ پچھلے دنوں قادیان سے دوستوں نے لکھا کہ مس سارا بائی جو گاندھی جی کی نمائندہ تھیں یہاں آئی تھیں۔ اور انہوں نے حالات کو دیکھ کر تسلیم کر لیا ہے کہ

سرکاری رپورٹیں

بالکل غلط ہیں۔ اور احمدیوں کی باتیں درست ہیں انہوں نے لکھا کہ یہ عورت بڑی شریف اور باانصاف معلوم ہوتی ہے۔ مگر کل عزیز مرزا مظفر احمد نے سیالکوٹ سے اطلاع دی ہے۔ کہ لیڈی مونٹ بیٹن یہاں تھیں۔ اور ان کے ساتھ مس سارا بائی بھی تھیں۔ ان سے قادیان کے حالات دریافت کئے گئے۔ تو انہوں نے کہا تم جانتے ہی ہو کہ احمدیوں کی رپورٹیں مبالغہ آمیز ہوتی ہیں۔ پھر جنرل تھمایا ان گئے۔ تو انہوں نے بھی احمدیوں کے سامنے کہہ دیا۔ کہ آپ لوگ جو کچھ کہتے ہیں بالکل درست ہے ہمارے افسروں نے غلط رپورٹیں کر کے ہمیں شرمندہ کیا ہے۔ مگر ہندوستانی ریڈیو پر جنرل تھمایا کی رپورٹ کی بنا پر یہ اعلان کیا گیا کہ وہاں کچھ بھی نہیں ہوا۔ تو انھم افائک یتطھرون کے الفاظ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ دیکھو ایک ایسی جماعت ہے جو منہ سے تو کہتی ہے کہ ہم سچ بولتے ہیں۔ مگر ہے بڑی کذاب۔ پس ایک تو اس الہام کا یہ مفہوم ہے۔ اور شاید ہمیں اس الہام کے ذریعہ اس بات کی طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ ایسے افسروں کی باتوں پر تمہیں اعتبار نہیں کرنا چاہیئے۔ لیکن اس الہام کا ایک یہ مفہوم بھی ہو سکتا ہے۔ کہ

جماعت کے بعض دوست

اپنے فرائض ادا نہیں کرتے۔ وہ سو نہ سکے۔ ہیں اور کہتے ہیں وہ سونہ سکے کہ تو کہتے ہیں ہماری جان دین کے لئے قربان ہے اور ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے مگر جب عمل کا وقت آتا ہے۔ اور قربانیوں کا مطالبہ کیا جاتا ہے۔ تو وہ کمزوری دکھاتے۔ اور کئی قسم کے بہانے بنانے لگتے ہیں

دوسرا الہام

کل ہی ہوا۔ جو تہجد سے کچھ دیر پہلے مجھ پر نازل ہوا۔ اس کے الفاظ یہ تھے کہ

ذالک تقدیر العزیز الرحیم

قادیان کے متعلق ہی میں دعا کر رہا تھا۔ کہ یکدم یہ الہام میری زبان پر جاری ہوا۔ اور پھر کافی دیر تک جاری رہا۔ قرآن کریم میں یہ آیت تین دفعہ آئی ہے۔ مگر تینوں جگہ العزیز العلیم کے الفاظ آتے ہیں۔ لیکن جو الفاظ مجھ پر الہاماً نازل ہوئے۔ ان میں العزیز العلیم کی بجائے العزیز الرحیم کے الفاظ آتے ہیں۔ یعنی ذالک تقدیر العزیز الرحیم اس

الہام کے الفاظ

تو ظاہر ہی ہیں۔ اور عبارت میں بھی کوئی پیچیدگی نہیں۔ مگر چونکہ آیت کا سیاق وسباق بھی ایک نئے معنے پیدا کر دیا کرتا ہے۔ اس لئے میں نے قرآن کریم میں دیکھا کہ ذالک تقدیر العزیز العلیم کس سیاق وسباق میں آتا ہے۔ اس کے دیکھنے سے مجھے

ایک عجیب بات

معلوم ہوئی۔ جس کی طرف پہلے میرا ذہن نہیں گیا تھا۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ ذالک تقدیر العزیز العلیم قرآن کریم میں تین دفعہ آیا ہے۔ سورۂ انعام میں آیا ہے۔ سورۂ حٰمٓ سجدہ میں آیا ہے اور سورۂ معارج میں آیا ہے۔ جب میں نے ان تینوں جگہوں کو ایک وقت میں دیکھا۔ تو مجھے یہ عجیب بات معلوم ہوئی کہ تینوں جگہ اس آیت سے پہلے

نظام عالم

کا ذکر آتا ہے۔ اور اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ خدا تعالیٰ کا قانون کبھی بدلا نہیں کرتا۔ یہ تو خیر ایک نیا مضمون ہے۔ جسے کبھی ان آیتوں کی تفسیر کے وقت انشاء اللہ بیان کر دیا جائیگا سردست میں یہ کہنا چاہتا ہوں۔ کہ پہلے میرا ذہن چونکہ اس آیت کے سیاق وسباق کی طرف نہیں گیا تھا۔ اس لئے انفرادی طور پر اس آیت کے جو معنے ذہن میں آسکتے تھے وہی آتے تھے مگر اب چونکہ مجھے تینوں مقامات ایک ہی وقت میں دیکھنے پڑے۔ اس لئے اس آیت کے ایک نئے معنے سامنے آ گئے جو زنجیر کی کڑیوں کی طرح سیاق وسباق کے ساتھ

نہایت گہرا تعلق

رکھتے تھے۔ اور ظاہر ہوتا تھا۔ اور تینوں مقامات میں ذالک تقدیر العزیز العلیم سے پہلے جو ایک ہی مضمون بیان کیا گیا ہے۔ اور اس مضمون کے بعد یہ آیت نازل کی گئی ہے اس میں کیا حکمت ہے۔ درحقیقت یہ قرآن کریم کی صداقت کا ایک

بہت بڑا ثبوت

ہے۔ قرآن کریم کے متعلق لوگ اعتراض کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اس میں ترتیب نہیں۔ حالانکہ قرآن کریم کی ترتیب اتنی واضح ہے۔ کہ بعض دفعہ دو دو چار چار سال کے وقفہ کے بعد آیات نازل ہوتی ہیں۔ مگر جب بھی کوئی آیت نازل ہوتی ہے۔ سیاق وسباق کے لحاظ سے اس کا پہلی نازل شدہ آیات کے ساتھ

نہایت گہرا ربط

تھا۔ ایک ترتیب تو اس ڈنگ کی ہوتی ہے۔ کہ مثلاً یہ مضمون بیان کیا جائے کہ موسیٰ بھاگ کر فلسطین کی طرف آ گئے۔ یہ مضمون جب بھی بیان کیا جائے گا ہر شخص کہے گا کہ اس سے پہلے ضرور فرعون کا ذکر ہوگا۔ یہ واقعاتی ترتیب ہوتی ہے۔ جس میں کوئی خاص کمال نہیں ہوتا۔

قرآن کریم کا کمال

اس بات میں ہے۔ کہ بعض دفعہ وہ عام الفاظ استعمال کرتا ہے۔ ایسے الفاظ جن کے لاکھوں معنے لئے جا سکتے ہیں۔ مگر پھر وہ الفاظ جن آیات میں آتے ہیں۔ وہ سیاق وسباق سے تعلق رکھنے کی وجہ سے

ایک خاص مضمون

کی طرف اشارے کر رہے ہوتے ہیں عام معنے اس جگہ مراد نہیں ہوتے۔ مثلاً ذالک تقدیر العزیز العلیم میں اللہ تعالیٰ کی تقدیر زمین کے متعلق بھی ہو سکتی ہے۔ آسمان کے متعلق بھی ہو سکتی ہے اور ہو کوئی تقدیر کے اچھا فیصلہ کے متعلق بھی ہو سکتی ہے۔ اس کی تجارت کے بڑھ جانے کے متعلق بھی ہو سکتی ہے۔ اس کے بیٹے کے اچھا ہو جانے کے متعلق بھی ہو سکتی ہے۔ اس کے بیٹے کے مر جانے کے متعلق بھی ہو سکتی ہے اس کی شادی ہو جانے کے متعلق بھی ہو سکتی ہے۔ اس کی شادی رک جانے کے متعلق بھی ہو سکتی ہے۔ اس کی بیوی کے مر جانے کے متعلق بھی ہو سکتی ہے۔ اور اس کے لمبی دیر تک زندہ رہنے کے متعلق بھی ہو سکتی ہے۔

غرض دنیا کے

اربوں ارب افعال میں سے

گرم بستر اور کپڑوں کی فوری ضرورت

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مشرقی پنجاب سے آنے والے مہاجرین کے لئے گرم کپڑے اور بستر مہیا کرنے کی تحریک فرمائی ہے۔ احباب کو فوراً اس تحریک میں حصہ لے کر ثواب حاصل کرنا چاہیئے۔ اگر کسی دوست کے پاس فالتو کپڑے نہ ہوں۔ تو وہ کپڑوں اور بستر کے لئے نقد روپیہ بھی بھیج سکتا ہے۔ اس کارِ خیر میں حصہ لینے کے لئے تاخیر نہیں ہونی چاہیئے ؂

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری اعلان

بعض احباب اور جماعتیں اپنے چندوں کے چیک یا ڈرافٹ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے نام بھجوا دیتی ہیں۔ اس سے علاوہ تکلیف کے حضور کا از حد قیمتی وقت بھی ضائع ہوتا ہے۔ دعائی تحریک خط میں اطلاع دینے پر بھی ہو جاتی ہے۔ اس لئے چیک اور ڈرافٹ بھجوانے والے دوست آگاہ رہیں۔ کہ آئندہ وہ ہر قسم کے چندہ کی رقوم مناسب صاحب صدر انجمن احمدیہ لاہور کے نام بھجوایا کریں۔

حصہ داران تجارتی کمپنی

جن لوگوں نے نئے فریق لیشن کمپنی (تجارتی کمپنی) میں حصہ لینے کے لئے درخواستیں دی ہوئی ہیں۔ وہ ۲۵ فیصدی رقم مزید بھجوا دیں۔ تاکہ ان کے نام حصہ جات تقسیم کئے جا سکیں۔

خاکسار عبدالقادر واقف زندگی۔ وکیل التجارت تحریک جدید

ہر فعل کے متعلق تقدیر ہو سکتی ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے ان تینوں مقامات میں جہاں بھی تقدیر کا ذکر کیا ہے ساتھ ہی نظام عالم کا ذکر کیا ہے۔ اور بتایا ہے کہ سمجھا

ایک خاص قانون

دنیا میں جاری ہے۔ اس قانون کا ذکر کرنے کے بعد ذالک تقدیر العزیز الرحیم کے الفاظ استعمال کرتا بتاتا ہے۔ اگرچہ یہاں عام الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔ مگر اس کے معنے عام نہیں۔ بلکہ اس جگہ وہی معنے مراد ہیں۔ جو سیاق و سباق کو ملحوظ رکھنے کے نتیجہ میں ظاہر ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ایک خاص ترتیب مضامین میں ان الفاظ کا بیان کرنا اور متعدد مقامات پر ایک ہی مضمون کے بعد ان الفاظ کا ذکر کرنا بتاتا ہے۔ کہ قرآن کریم کے نازل کرنے والے خدا نے ہر لفظ کمال حکمت کے ساتھ نازل کیا ہے۔ اور جس مقام پر بھی کوئی آیت درج کی گئی ہے۔ وہ مقام اپنے مضامین کی ترتیب کے لحاظ سے اسی آیت کا مقتضی تھا۔ اگر اس آیت کو الگ کر دیا جائے۔ تو تمام ترتیب بگڑ جائے۔ اور

قرآنی حسن

جاتا رہے۔ قرآن کریم کا کمال یہ ہے۔ کہ باوجود اس کے کہ کوئی آیت پہلے سال نازل ہوئی۔ کوئی دوسرے سال نازل ہوئی۔ کوئی تیسرے سال نازل ہوئی۔ کوئی چوتھے سال نازل ہوئی۔ پھر بھی ان آیات کو جب اکٹھا دیکھا جاتا ہے۔ تو ہر آیت کا پہلی آیات کے ساتھ اور ہر سورۃ کا پہلی سورتوں کے ساتھ ایک گہرا ربط اور تعلق معلوم ہوتا ہے۔ یہ مقدرت یقیناً کسی انسان کو حاصل نہیں۔ اور نہ کوئی انسان اپنی قوت حافظہ کی مدد سے ایسا کر سکتا ہے۔ ہم تو دیکھتے ہیں وہ لوگ جن کو سارا قرآن کریم حفظ ہوتا ہے۔ اور جو دن رات قرآن کریم پڑھتے رہتے ہیں۔ ان کی بھی یہ حالت ہوتی ہے۔ کہ جب انہیں کہا جاتا ہے۔ حافظ صاحب ذرا فلاں آیت تو پڑھ کر سنائیں۔ تو وہ ایک دو رکوع پہلے سے تلاوت شروع کر دیتے ہیں۔ اور جب انہیں کہا جائے۔ کہ یہ کیا؟ تو وہ کہتے ہیں کہ میں شروع سے پڑھتا ہوں۔ درمیان میں وہ آیت بھی آجائیگی جو کہ کسی آیت کا پڑھنا مشکل ہے۔ حالانکہ ان کی ساری عمر قرآن پڑھتے اور پڑھانے میں گذری ہوتی ہے۔ یہ تو آیات کا حال ہے۔ اگر آیات کا مضمون ان سے دریافت کیا جائے۔ تو بہت ہی کم حفاظ بتانے کی استعداد رکھتے ہیں۔ اور اگر بتا دیں تو پھر انہیں یہ پتہ نہیں لگتا کہ یہ آیات کن مضامین کی طرف اشارہ کرتی ہیں۔

حافظ روشن علی صاحب مرحوم

جب تک زندہ رہے۔ میرا طریق یہ تھا۔ کہ جب بھی تقریر کے لئے نوٹ تیار کرتا۔ حافظ صاحب کو پاس بٹھا لیتا۔ اور کہتا کہ حافظ صاحب فلاں فلاں مضامین کی آیات بتاتے جائیں۔ میں نوٹ کرتا جاؤں گا۔ مجھے یاد ہے ایک دفعہ لاہور میں ہی میری تقریر تھی۔ میں قریباً دو گھنٹہ تک ان سے متعدد امور کے متعلق آیات دریافت کرتا رہا۔ جب پوچھ چکا اور ۱۵-۲۰ آیتیں انہوں نے لکھوا دیں۔ تو حافظ صاحب کہنے لگے آپ نے مجھ سے اتنا کام لیا ہے۔ اب یہ تو بتائیں۔ کہ آپ کا مضمون کیا ہے۔ اور ان آیات سے آپ کیا ثابت کریں گے۔ میں نے کہا یہ میں وہاں تقریر میں چل کر بتاؤنگا پہلے نہیں۔ تو باوجود آیتیں پوچھنے کے پھر بھی ان کا ذہن اس طرف منتقل نہیں ہوتا۔ کہ ان آیات سے کیا استدلال کیا جائیگا۔ یا کس غرض کے لئے انہیں استعمال کیا جائے گا۔ جیسے میں نے ساری آیتیں حافظ صاحب سے پوچھیں۔ مگر حافظ صاحب نے بعد میں کہہ دیا۔ کہ مجھے تو کچھ بھی پتہ نہیں لگا۔ کہ آپ نے کیا مضمون بیان کرنا ہے۔ حالانکہ انہیں قرآن کریم حفظ تھا۔ اور رات دن حفظ قرآن ہی ان کا کام تھا۔ اسی طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی بے شک قرآن کریم حفظ تھا۔ مگر یہ علم کہ فلاں آیت کا ٹکڑا فلاں مقام پر رکھا جائے۔ اور فلاں ٹکڑا فلاں مقام پر۔ یہ علم ان فی طاقت سے بالا ہے۔ اور یقیناً

عالم الغیب ہستی

ہی ایسا کر سکتی تھی۔ اور اسی نے قرآن کریم کو یہ ترتیب بخشی ہے۔ کہ باوجود اس کے کہ قرآن کریم تیئیس پاروں میں پھیلا ہوا ہے۔ اور باوجود اس کے کہ قرآنی آیات مختلف وقتوں میں نازل ہوئیں۔ پھر بھی ایک خاص ترتیب تمام آیات اور تمام سورتوں میں پائی جاتی ہے۔ اور جب کوئی خاص مضمون ایک جگہ بیان کرنے کے بعد کسی آیت کا ذکر کیا گیا ہے۔ تو دوسری جگہ پر اگر پھر وہی مضمون بیان کرنا پڑا ہے۔ تو اسی آیت کو دہرا دیا گیا ہے۔ جیسے یہ آیت کہ ذالک تقدیر العزیز الرحیم۔ یہ ایک خاص مضمون کے بعد ہر مقام پر بیان ہوئی ہے۔ ایک مقام پر خدا تعالیٰ کا قانون جو نظام عالم کے متعلق ہے۔ اس کا ذکر کرنے اور

سورج اور چاند

کا ایک خاص حساب کے ماتحت چلنے کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ذالک تقدیر العزیز الرحیم۔ دوسری جگہ پھر سورج کے ایک خاص مقصد کے لئے چلنے کا ذکر کیا گیا ہے۔ اور پھر فرمایا گیا ہے۔ ذالک تقدیر العزیز الرحیم۔ تیسری جگہ بھی یہ ذکر ہے کہ آسمان پر ہم نے چاند ستارے خاص خاص کاموں کے لئے بنائے ہیں۔ اور پھر فرمایا ہے۔ ذالک تقدیر العزیز الرحیم گویا آسمانی قانون کے ایک خاص نہج پر جاری ہونے اور ایک خاص طریق پر رونما ہونے اور غیر متغیر طور پر نافذ العمل ہونے کا ذکر کر کے اسی آیت کو دہرایا گیا ہے۔ اس سے میں نے سمجھا۔ کہ اس جگہ تقدیر سے وہ تقدیر مراد ہے۔ جو اٹل قانون کی صورت میں ظاہر ہوتی ہے۔ ایسے اٹل قانون جو دنیا کی پیدائش اور زمین و آسمان کے خلق سے تعلق رکھتے ہیں۔ اب دنیا کی پیدائش کے اٹل قانونوں میں سے یا یوں کہو کہ انسانی پیدائش اور اسکی روحانی ترقی کے ساتھ تعلق رکھنے والے قانونوں میں سے

ایک قانون یہ ہے

جس کا قرآن کریم میں بھی اللہ تعالیٰ نے ذکر فرمایا ہے کہ لاغلبن انا ورسلی۔ کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی۔ لاغلبن انا ورسلی۔ کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی۔ کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی۔ کتب اللہ

کوئی شخص ہمارا مال چرا لیتا یا لوٹ لیتا ہے تو ہم اسے بُرا بھلا کہتے ہیں۔ تو اگر ہم خود دوسرے کا مال لوٹنے لگیں گے۔ تو یہ کونسی شرافت ہوگی۔ اس وقت ہم جس کوٹھی میں ٹھہرے ہوئے ہیں۔ وہ ہندوؤں کی ہے اور ہمیں

عارضی طور پر

رہائش کے لئے ملی ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم اس نیک بخت کے گھر کی حفاظت کریں۔ جس کے مکان میں ہمیں سر چھپانے کو جگہ ملی ہے۔ اور اس کی چیزوں کی حفاظت کریں نہ یہ کہ اسے ضائع کرنے لگ جائیں مگر بعض احمدیوں کے متعلق رپورٹ ملی ہے۔ کہ وہ ایک ہندو کے مکان میں ٹھہرے۔ تو اس کا مال اٹھا کر لے گئے۔ محض اس لئے کہ وہ ایک ہندو کا مال ہے۔ اگر ہندو کا مال اٹھانا تمہارے لئے جائز ہے۔ تو مسلمان کا مال اٹھانا ہندو کے لئے کیوں جائز نہیں۔ آخر تمہارا مذہب اور ہے۔ اور اس کا مذہب اور ہے۔ اگر تم اختلاف مذہب کی وجہ سے دوسرے کا مال اٹھانا جائز سمجھتے ہو۔ تو اسی اختلاف مذہب کی وجہ سے وہ تمہارا مال کیوں نہیں اٹھا سکتا۔ تمہیں اس کے مال اٹھانے پر بھی کوئی شکوہ نہیں کرنا چاہیئے۔ مگر جب وہ تمہارا مال اٹھاتا ہے۔ تو تم اعتراض کرتے ہو۔ اور جب تم خود اس کا مال اٹھاتے ہو۔ تو تمہیں کوئی شرم محسوس نہیں ہوتی۔ تمہیں غور کرنا چاہیئے۔ کہ دنیا میں وہ قانون جاری کرنا جس سے فساد کبھی مٹ نہیں سکتا۔ کیا یہ کسی شریف انسان کا کام ہو سکتا ہے۔ اگر

معمولی سے معمولی شرافت

بھی کسی انسان کے اندر پائی جاتی ہو۔ تو وہ ایسے افعال کے ارتکاب سے بچتا ہے۔ جو نقصان و فساد کو ہوا دینے والے ہوں۔ مگر مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ہم میں ایسے کمزور لوگ ابھی موجود ہیں۔ جو اس مصیبت کے زمانہ میں بھی خدا تعالیٰ کی خشیت سے کام نہیں لیتے۔ حالانکہ چاہیئے تھا رات کو روتے روتے تمہاری آنکھیں سوج جاتیں۔ سجدے کرتے کرتے تمہارے ماتھے گھس جاتے۔ اور دعائیں کرتے کرتے تمہاری زبانیں خشک ہو جاتیں۔ مگر تمہاری حالت یہ ہے۔ کہ تم اس مصیبت میں بھی ہندو کا مال اٹھا لیتے ہو۔ اور جب ایک ہندو کا مال اٹھاتے ہو۔ تو ساتھ ہی کسی احمدی کا بھی اٹھا لیتے ہو۔ اس خیال سے کہ احمدی کا مال برکت والا ہے۔ شاید ہندو کے مال کے ساتھ مل کر وہ اسے پاک کر دیگا۔ جب تمہاری یہ حالت ہے۔ کہ تم خدا تعالیٰ کے فضلوں کے وارث کس طرح ہو سکتے ہو۔ اور چوری کی عادت اختیار کرتے ہوئے یہ امید کس طرح کر سکتے ہو۔ کہ تمہیں خدا تعالیٰ

اپنا مقرب بنا لیگا

جب کوئی شخص چور بنتا ہے۔ تو پھر وہ چوری سے نہیں رک سکتا جو شخص چور ہے اس نے اگر آج ایک ہندو کا مال چرایا ہے۔ تو کل وہ اپنے باپ کا مال چرائے گا۔ پرسوں وہ اپنی ماں کا مال چرائیگا۔ اترسوں وہ اپنے دوسرے رشتہ داروں کے ہاں ڈاکہ ڈالیگا کیونکہ اسے چوری کی عادت ہوگی۔ اور یہ عادت اسے مجبور کرے گی۔ کہ کسی نہ کسی کے ہاں ضرور چوری کرے۔ مثل مشہور ہے کہ دو چار دن کسی چور کو چوری کا موقع نہ ملے۔ تو وہ اپنی عادت پوری کرنے کے لئے ایک جیب سے چیزیں نکال کر دوسری جیب میں ڈالنی شروع کر دیتا ہے۔ پس یہ

ایک خطرناک عیب

ہے۔ جو ہماری جماعت کے افراد کو جلد سے جلد دور کرنا چاہیئے۔ اسی طرح زمینداروں کے متعلق جنہیں مختلف جگہوں میں بسانے کے لئے بھجوایا جاتا ہے۔ یہ شکایت موصول ہو رہی ہے۔ کہ وہ پہلے ایک گاؤں میں جاتے اور وہاں سے غلہ برتن اور کپڑے وغیرہ اکٹھے کرتے ہیں۔ اور پھر راتوں رات غائب ہو کر کسی دوسرے گاؤں میں چلے جاتے ہیں۔ اور وہاں سے برتن کپڑے اور غلہ وغیرہ اکٹھا کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ اور عذر یہ کرتے ہیں۔ کہ فلاں گاؤں کی زمین اچھی نہیں۔ اس لئے ہم وہاں نہیں رہے۔ گویا لوگوں نے تو ان پر رحم کھا کر انہیں غلہ کپڑے اور برتن وغیرہ دیئے۔ اور انہوں نے یہ طریق اختیار کر لیا۔ کہ پہلے ایک جگہ سے برتن اور کپڑے وغیرہ لے لئے۔ پھر دوسری جگہ گئے۔ اور وہاں سے لے اس کے بعد تیسری جگہ چل دیئے۔ اور وہاں سے برتن کپڑے اور غلہ اکٹھا کرنا شروع کر دیا۔ گویا ظاہر تو وہ یہ کرتے ہیں۔ کہ ہمیں جگہ پسند نہیں۔ اور اصل میں برتن اور غلہ جمع کرتے پھرتے ہیں۔ مجھے شکایات موصول ہوئی ہیں۔ کہ ایسا بعض جگہ احمدیوں نے بھی کیا۔ یہ حالت نہایت ہی افسوسناک ہے۔ اور بتاتی ہے کہ ہماری جماعت کے بعض افراد نے اپنے قلوب میں

ذرا بھی تغیّر

پیدا نہیں کیا۔ حالانکہ جس شخص کا سارا مال چلا گیا ہو۔ اس کے دل سے تو دنیا کی حرص بالکل مٹ جانی چاہیئے۔ اور اسے سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ جو کچھ ہے اللہ تعالیٰ کا ہے۔ میرا کسی چیز پر حق نہیں۔ اور اس کے اندر عزتِ نفس اور خود داری کا احساس پیدا ہونا چاہیئے۔ یہ احساس اگر تمہارے دلوں میں پیدا ہو چکا ہوتا۔ تو میں سمجھتا کہ موجودہ فتنہ سے تم نے فائدہ اٹھایا ہے لیکن جب ابھی تمہارے دلوں میں کوئی احساس ہی پیدا نہیں ہوا۔ تو تم آئندہ ابتلاؤں سے کس طرح محفوظ رہ سکتے ہو۔ یہ امر یاد رکھو کہ جب تک یہ باتیں دور نہیں ہونگی۔ تم خدا تعالیٰ کی سچی جماعت میں شمار نہیں ہو سکو گے۔ جب خدا تعالیٰ نے دنیا میں اپنی ایک جماعت بنانے کا فیصلہ کیا ہے۔ اور تم اس دعوے کے ساتھ آگے آئے ہو کہ ہم خدا تعالیٰ کی جماعت بن کر دکھائیں گے۔ تو لازمی بات ہے کہ خدا تعالیٰ تمہیں اپنی حقیقی جماعت بنانے کے لئے اسی طرح رگڑے گا۔ اور بار بار رگڑے گا۔ جس طرح نگینہ ساز پتھر کو انگوٹھی میں لگانے کے لئے بار بار گھستا اور رگڑتا ہے۔ جب کوئی پتھر انگوٹھی کا نگینہ بننے کے لئے لایا جاتا ہے۔ تو ہر شخص جانتا ہے ماہر فن اسے رگڑتا اور بار بار رگڑتا ہے۔ وہ اسے گھستا اور بار بار گھستا ہے۔ اور اس کا رگڑنا اور گھسنا اس وقت تک ختم نہیں ہوتا۔ جب تک پتھر انگوٹھی کے مطابق نہیں بن جاتا۔ اگر کوئی شخص اس پتھر کو دیکھ کر کہے کہ اسے رگڑا کیوں جاتا ہے۔ تو یہ اسکی

حماقت اور نادانی

ہوگی۔ جب وہ پتھر اسی غرض کے لئے لایا گیا ہے کہ وہ انگوٹھی کا نگینہ بنے تو یہ کہنا کہ اسے رگڑا کیوں جاتا ہے حماقت ہے۔ وہ ضرور رگڑا جائیگا اور اس لئے رگڑا جائے گا۔ کہ وہ انگوٹھی میں فٹ آسکے۔ اسی طرح تم نے اپنے آپ کو احمدیت کی انگوٹھی کا نگینہ بننے کے لئے پیش کیا ہے۔ اگر تم خود انگوٹھی کے مطابق ہو جاؤ۔ تو اللہ تعالیٰ تمہیں رگڑنا بند کر دیگا۔ بلکہ اسی ابتلا کے بعد ہی تم اپنی درستی کر لیتے۔ تو خدا تعالیٰ تمہیں مزید رگڑنا بند کر دیتا۔ لیکن چونکہ ابھی تک تم نے اپنی اصلاح نہیں کی۔ تو خدا تعالیٰ تم کو رگڑنا کیوں بند کرے۔ جو پتھر کسی انگوٹھی کے نگینہ کے لئے لایا جاتا ہے۔ وہ اس وقت تک برابر رگڑا جاتا ہے۔ جب تک وہ انگوٹھی کے مطابق شکل اختیار نہیں کر لیتا۔ اور جب وہ اس کے مطابق شکل اختیار کر لیتا ہے۔ تو صناع اسے رگڑنا فوراً بند کر دیتا ہے۔ کیونکہ جس طرح کوئی نگینہ ساز یہ برداشت نہیں کر سکتا۔ کہ پتھر بڑا ہو اور نگینہ کے قابل نہ ہو۔ اسی طرح کوئی نگینہ ساز یہ امر بھی برداشت نہیں کر سکتا۔ کہ پتھر

رگھستے رگھستے

بالکل چھوٹا ہو جائے۔ وہ بے شک رگڑتا ہے۔ مگر اسی وقت تک جب تک وہ انگوٹھی کے قابل نہیں بنتا۔ جب وہ اس کے مطابق ہیئت اختیار کر لیتا ہے۔ تو اس کا رگڑنا بھی بند کر دیا جاتا ہے۔ بہرحال جب تک پتھر انگوٹھی کے مطابق نہیں بنتا۔ نگینہ ساز اسے ضرور رگڑتا ہے۔ اور وہ رگڑنا ضرورت کے مطابق ہے۔ کیونکہ اسے یہ بھی ڈر ہوتا ہے کہ اگر میں نے اسے زیادہ رگڑا تو نگینہ ڈھیلا ہو جائے گا۔ اور جس مقصد کے لئے اسے رگڑا جاتا ہے۔ وہ پورا نہ ہوگا۔ ماہر فن ہمیشہ اتنا ہی رگڑتا ہے۔ جتنا اسے فٹ کرنے کے لئے ضروری ہوتا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کی طرف سے ابتلا محض اس لئے آتے ہیں۔ کہ

لوگوں کے قلوب

کی اصلاح ہو جائے۔ اگر وہ ابتلاؤں میں اللہ تعالیٰ کی مرضی کے مطابق ہیئت اختیار کر لیں۔ تو اللہ تعالیٰ انہیں زیادہ نہیں رگڑتا کیونکہ پھر اور رگڑنا بیوقوفی ہو جاتی ہے۔ اور جس پتھر کو زیادہ گھسا جاتا ہے۔ وہ انگوٹھی میں فٹ نہیں آتا۔ بلکہ ڈھیلا ہو جاتا ہے۔ پس ان ابتلاؤں سے فائدہ اٹھاؤ۔ اور اپنے قلوب کی اصلاح کرو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ذالک تقدیر العزیز الرحیم۔ اگر تم ان ابتلاؤں سے فائدہ اٹھاؤ گے تو یاد رکھو۔ گو ہم نے تم پر ایک ابتلا نازل کیا ہے۔ لیکن ہمارا منشا یہ ہے۔ کہ ہم اس کے بعد تم پر اپنی رحمت نازل کریں۔ کیونکہ ہم نے تم کو مارنے کے لئے یہ ابتلا نازل نہیں کیا۔ ہم نے تم کو تباہ کرنے کے لئے یہ ابتلا نازل نہیں کیا۔ ہم نے تم کو دکھ دینے کے لئے یہ ابتلا نازل نہیں کیا۔ بلکہ ہم نے محض اس لئے یہ ابتلا نازل کیا ہے۔ کہ ہمارے

قانونِ قدرت

میں یہ بات موجود تھی۔ کہ تم پر ابتلا نازل کریں۔ صرف اس کے ساتھ ہم نے اپنی رحمت کو ملا دیا ہے۔ گو یا قانونِ قدرت بھی ہم نے پورا کر دیا۔ اور تمہارے ساتھ اپنی رحمت کا سلوک بھی کر دیا۔ اور اس طرح دونوں کو مخلوط کر دیا۔ ایک طرف ہم نے اپنا قانون پورا کر دیا ہے۔ اور دوسری طرف ہم نے تمہاری ترقی کی ایسی بنیاد میں رکھ دی ہیں۔ کہ اگر تم خواہ مخواہ ہماری مخالفت نہ کرو تو اس ابتلا کو ہم تمہارے لئے ابتلا و رحمت بنا دیں گے۔ اور تمہاری ترقی کے سامان پیدا کر دیں گے پس ہماری جماعت کو چاہیئے کہ وہ اپنے اندر

امراء و سیکرٹریان جماعتہائے مغربی پاکستان

کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ وہ فوری طور پر دفتر ناظر آبادی جودھامل بلڈنگ لاہور میں مندرجہ ذیل اطلاعات بہم پہنچائیں:۔ (۱) ان کے حلقہ میں کس کس مقام میں اور کتنی مقدار میں زمین موجود ہے۔ جس میں مہاجر زمیندار احباب کو بسانے کی گنجائش ہے۔ (۲) آپ کے حلقہ میں زمیندار احباب کے علاوہ اور کس پیشہ اور کام کے افراد کو آباد کرنے کی گنجائش ہے۔ اور کتنے افراد کی گنجائش ہے۔ (۳) ہر حلقہ میں کون کونسے باوسوخ اور مستعد کارکن ہیں۔ جن کی خدمات سے اس موقعہ پر فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ اس بارہ میں فاضل و قابل پناہ گزین کے لئے نقصان دہ ہوگا۔ اس لئے جلدی جواب کے منتظر ہیں

(شریف احمد امینی)

Digitized by Khilafat Library, Rabwah

یہ ۲۰ روپیہ ماہوار کی تبدیلی پیدا کرے تو میں سمجھتا ہوں کہ میں بتاؤں گا کہ

جماعت کی مالی قربانی

بھی اتنی نہیں۔ بلکہ اس کے قریب بھی نہیں۔ جسے قربانی کہا جاسکے۔ یہ کتنے نازک دن ہیں۔ اور کتنی مشکلات ہمارے سلسلہ پر آئی ہوئی ہیں۔ لنگر کا خرچ پہلے پانچ چھ سو روپیہ ماہوار ہوا کرتا تھا مگر اب بہت زیادہ بڑھ گیا ہے۔ اور اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ قادیان میں جو لوگ حفاظت کیلئے بیٹھے ہیں۔ وہ کوئی ایسا کام نہیں کر رہے۔ جو آمد پیدا کرنے والا ہو۔ ایک دو کارخانہ اور وہاں حفاظت مرکز کے لئے بیٹھا ہے۔ مگر اس کی دو کان کوئی نہیں۔ اسی طرح زمیندار وہاں حفاظت مرکز کے لئے بیٹھا ہے۔ مگر اس کی زمین کوئی نہیں۔ وہاں اس وقت ہمارا دو ہزار آدمی لنگر سے کھانا کھا رہا ہے تو خود ہی سمجھ لو۔ کہ اگر بہت ہی کفائت سے خرچ کیا جائے۔ تب بھی پندرہ بیس ہزار روپیہ ماہوار آج کل قادیان کے لنگر کا خرچ ہو رہا ہے۔ حالانکہ پہلے یہ خرچ صرف پانچسو ہوتا تھا گویا چودہ یا ساڑھے چودہ ہزار روپیہ ماہوار زیادہ خرچ ہو رہا ہے یہاں بھی اوسطاً بیس پچیس ہزار روپیہ ماہوار خرچ ہے۔ کیونکہ باہر سے لوگ کثرت سے آئے ہوئے ہیں۔ یہ

۳۴-۳۵ ہزار روپیہ

ماہوار خرچ ایسا ہے جس میں سے ایک پیسہ بھی پہلے خرچ نہیں ہوا کرتا تھا مگر یہ سالانہ بجٹ کے لئے پانچ لاکھ روپیہ نہیں محض اس ایک مکینک چاہیئے۔ یہ حالات ایسے ہیں کہ ان کو دیکھتے ہوئے جماعتوں کو چاہیئے تھا۔ کہ خود آپ جیسے میں نے تحریک کی تھی۔ پچاس فیصدی چندہ دینا شروع کر دیتیں۔ اور سال بھر یا چھ ماہ کے لئے یہ بوجھ اٹھا لیتیں۔ اور اگر وہ پچاس فی صدی دینے کی توفیق نہیں رکھتی تھیں۔ تو چالیس فی صدی۔ چالیس فی صدی دینے کی توفیق نہیں رکھتی تھیں۔ تو ۳۰ فی صدی دے دیتیں۔ ۳۰ فی صدی دینے کی توفیق نہیں رکھتی تھیں۔ تو ۲۵ فی صدی دیدیتیں۔ ۲۵ فی صدی دینے کی توفیق نہیں رکھتی تھیں۔ تو ۲۰ فی صدی دے دیتیں۔ ۲۰ فی صدی دینے کی توفیق نہیں رکھتی تھیں۔ تو ۱۵ فی صدی دے دیتیں۔ مگر کوئی قیمتی ہیرے چندوں میں کر تیں۔ مگر انہوں نے کوئی تیر نہیں مارا۔ انہیں کیا میرے سامنے پھر لاہور کی مثال آجاتی ہے کہ

لاہور کی جماعت

سے چندہ کی فہرست میں نے منگوائی۔ تو معلوم ہوا کہ لاہور کے رؤسا کی جماعت کا چندہ تین ہزار آٹھ سو روپیہ ماہوار ہونا چاہیئے۔ میں نے لاہور کی جماعت کے چندہ کا حساب لگایا ہے۔ اور پرسوں جب آپ لوگ سنیں گے۔ تو میں بتاؤں گا۔ کہ آپ لوگوں کا کتنا چندہ ہونا چاہیئے آپ لوگوں میں سے جو کمانے والے افراد ہیں۔ ان کی لقمہ اوپر جہاں چھ سے اوپر ہے۔ اٹھارہ سو روپیہ ہے۔ اور سو روپیہ سے اوپر ہے۔ لوگ۔ اپنے پانچ پانچ سات سات افراد کو کھلاتے چلے آتے ہیں۔ کان کا کرایہ وغیرہ ادا کرتے ہیں۔ یہیں تو یہاں کھانا کوئی ضرورت تھی۔ اگر بارہ روپیہ اور اوپر یہاں لوگ کام کرنے کے لئے بتا دیتے ہیں۔ تو ہم تو بڑی آسانی کے ساتھ دس بارہ کو رکھ سکتے ہیں۔ پھر اس وقت جب ابھی جماعت پر مصائب اور دکھ نہیں آئے۔ تو آپ لوگوں کا اپنا جو اقرار تھا۔ اس کے لحاظ سے بھی اب تک جماعت لاہور کے چندہ دن میں

دو لاکھ ہنر ار کی کمی

ہے۔ اور اس میں ابھی تحریک جدید شامل نہیں حفاظت مرکز شامل نہیں مرکز پاکستان کا چندہ شامل نہیں۔ اگر ان کو بھی شامل کر لیا جائے۔ تو تیس ہزار روپے کی کمی ہے۔ جو گذشتہ چھ ماہ میں واقعہ ہوئی ہے۔ اگر ایک مرکزی جماعت۔ ایک شہری جماعت جس کا ہر فرد تعلیمیافتہ ہے۔ اور جہاں کا ہر فرد اپنی ذمہ داری کو سمجھنے کی قابلیت رکھتا ہے۔ اور جہاں کا ہر شخص لیگ وغیرہ کے لئے لڑنے لڑانے اور ان کا جوش و خروش دیکھتا رہتا ہے۔ اس جماعت کے لوگوں کا یہ حال ہے کہ وہ اپنی ذمہ داری کا ۱/۱۰ حصہ ادا کرتے ہیں۔ تو دوسروں کا کیا حال ہو سکتا ہے۔ مجھے گذشتہ دنوں یہاں کے امیر صاحب نے کہا۔ کہ آپ یہ تو دیکھیں کہ جماعت لاہور کے ۵۰ فی صدی لوگ ملازم ہیں۔ اگر یہ ۵۰ فی صدی لوگ ملازمت چھوڑ کر حفاظت مرکز کے لئے چلے جائیں۔ تو چندے بند ہو جائیں۔ اور سلسلہ پر مالی لحاظ سے سخت بوجھ پڑ جائے۔ لیکن جب مالی قربانی دیکھی گئی۔ تو معلوم ہوا۔ کہ جماعت لاہور اپنی ذمہ داری کا صرف ۱/۱۰ حصہ ادا کر رہی ہے جس کے معنی یہ ہیں کہ اگر یہاں کی ساری جماعت حفاظت مرکز کے لئے چلی جاتی۔ اور صرف چار آدمی صحیح طور پر چندہ دینے والے ہوتے۔ تو جماعت لاہور کے موجودہ چندہ میں کوئی کمی واقعہ نہیں ہوتی مثلاً اگر صرف چار شخص یہاں رہ جاتے جن کی بارہ تیرہ سو روپیہ آمد ہوتی۔ اور وہ اخلاص سے پچاس فی صدی چندہ دیتے۔ تو بائیس سو روپیہ صرف چار آدمی کی طرف سے آسکتا تھا۔ مگر

اب یہ حالت ہے

کہ ساری جماعت نے بائیس سو روپیہ چندہ دیا ہے۔ حالانکہ اگر چھ سو میں سے ۵۹۶ قادیان کی حفاظت کے لئے چلے جاتے۔ ان کی ملازمتیں جاتی رہتیں۔ اور ان کے چندے بند ہو جاتے۔ تب بھی چار آدمی پچاس فی صدی کے حساب سے ۱۲-۱۳ سو روپیہ ماہوار آمد ہوتی پچاس فی صدی کے حساب سے چندہ دے کر اس کمی کو پورا کر سکتے تھے۔ بلکہ ہو سکتا تھا۔ کہ وہ کچھ زیادہ قربانی کر کے اس سے بھی زیادہ چندہ دیتے۔ کیونکہ

میری تحریک یہ ہے

کہ سلسلہ کی موجودہ مشکلات میں ہر شخص کو زیادہ سے زیادہ قربانی کرنی چاہیئے۔ اگر وہ پچاس فی صدی سے بھی زیادہ دے سکتا ہے تو اس سے زیادہ دے کر اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنی چاہیئے۔ سو حضرت دین کے اس اہم موقع کو غفلت میں ضائع نہیں کرنا چاہیئے ہو سکتا ہے اگر ہوا [illegible] افراد حفاظت مرکز کے لئے چلے جاتے۔ تب بھی وہ ہاری ہوئی رقم یہاں سے امیر صاحب نے مجھے لکھی۔ کہ آپ یہ تو سوچیں کہ یہاں کے سب لوگ ملازمت پیشہ ہیں اگر یہاں سے سب کے سارے چلے جائیں۔ تو چندہ کون دے گا۔ میں کہتا ہوں۔ کہ اگر یہ سارے کے سارے چلے جاتے۔ اور صرف چار پانچ باقی رہ جاتے۔ تو جتنا چندہ لاہور کی جماعت نے اس وقت دیا ہے۔ اتنا چندہ وہ چند اشخاص دے سکتے تھے۔ اور سلسلہ کو مالی لحاظ سے کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا تھا۔ بلکہ ہو سکتا تھا کہ چندہ بڑھ جائے کیونکہ

اخلاص رکھنے والا انسان

قربانی بھی زیادہ کیا کرتا ہے۔ بہرحال یہاں کی جماعت مجھے بتائے کہ اب وہ کونسا ذریعہ ہے جس سے کام لے کر وہ تیس چالیس ہزار کی کمی نو ممبر میں پورا کر لیگی اور اگر نو ممبر میں تیس چالیس ہزار روپیہ کی ادائیگی کی روح اس میں پیدا ہو سکتی ہے۔ تو کیوں اس چندہ کو چھ ماہ میں تقسیم کر کے اس نے ادا نہ کیا۔ اور سلسلہ کو مالی لحاظ سے نقصان پہنچایا۔ میں نے پچھلے دنوں جب مغرب کے بعد یہاں لاہور کی جماعت کے متعلق تقریر کی۔ تو میں نے چندہ کا اندازہ ایک ہزار روپیہ تک کیا تھا۔ مگر حساب دیکھا۔ تو معلوم ہوا۔ کہ جماعت لاہور نے آخر مارچ تک بائیس سو روپیہ چندہ دیا ہے حالانکہ کئی لوگ ایسے ہیں جو پچاس فی صدی کے حساب سے اپنے اپنے پانچ پانچسو روپیہ کی رقم دے سکتے ہیں مگر یہاں کے چھ سو کمانے والے افراد کے گل بائیس سو روپیہ دیا ہے۔ اس سے قیاس کیا جا سکتا ہے۔ کہ باہر کی جماعتوں کا کیا حال ہوگا۔

اس میں کوئی شبہ نہیں

کہ باہر کی جماعتوں کو مشکلات بھی ہیں۔ کچھ ولیوں کی خرابی کی وجہ سے ڈاک کے نقصوں کی وجہ سے اور کچھ اس وجہ سے کہ بیرونی جماعتوں سے چیک نہیں آسکتے چندہ بھیجنے والے میں انہیں بہت سی دقتیں ہیں مگر پھر بھی ہزار ہزار میل دور بیٹھے ان کے اندر قربانی کا جو جذبہ پایا جاتا ہے۔ وہ یہاں کی جماعت سے بہت زیادہ ہے۔ کلکتہ۔ لکھنؤ۔ حیدرآباد وغیرہ کی جماعتوں میں برابر دور دراز سے یہ تحریک جاری ہے کہ ہمیں پچاس فی صدی چندہ دینا چاہیئے۔ اور اور بعض نے تو منیجروں میں یہ شرط بھی درج کرانا شروع کر دیا ہے۔ صرف ڈرافٹ کا انتظار ہے۔ مگر یہاں کی جماعتوں نے ابھی اس میں حصہ نہیں لیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ جن جماعتوں کا چندہ پہنچ رہا ہے۔ وہ بہت کم ہے۔ اور ہماری ماہوار آمد اس وقت آٹھ دس اور پندرہ ہزار تک ہے حالانکہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ رقم

قادیان کے لنگر کا خرچ

یہی برداشت نہیں کر سکتی۔ کجا یہ کہ لاہور کے لنگر کا خرچ اس سے چلایا جائے۔ صدر انجمن احمدیہ کے کارکنوں کو تنخواہیں دی جائیں۔ تحریک جدید کے کارکنوں کو وظائف دیئے جائیں۔ باہر کے مبلغین کو اخراجات بھجوائے جائیں۔ ہندوستان کے مبلغین کے اخراجات برداشت کئے جائیں۔ کالجوں سکولوں اور اداروں کا بوجھ اٹھایا جائے۔ ہمارا خرچ تو پہلا سوا یا ڈیڑھ لاکھ روپیہ ماہوار تھا۔ مگر اب اوسط ماہوار آمد ۱۵ ہزار کے قریب ہے۔ حالانکہ خرچ بڑھ کر پونے دو لاکھ روپیہ ماہوار تک پہنچ گیا ہے پونے دو لاکھ خرچ اور پندرہ ہزار آمد تو۔ آپ خود ہی اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ جماعت کی کیا حالت ہوگی۔ اور کیا لوگ تو شائد سمجھتے ہوں۔ کہ کوئی

سونے کی کان

نکل آئی ہے۔ جس سے جماعت کا کام چلا رہی ہے مگر ہمیں لاہور والوں کو نظر نہیں آتا کہ سلسلہ پر کیا مشکلات ہیں۔ اور ان کی اپنی حالت کیا ہے بجائے اس کے کہ وہ گیارہ بارہ ہزار چندہ دیتے۔ انہوں نے اپنے لکھوائے ہوئے سبجٹ سے بھی کم اور بہت کم چندہ دیا ہے حالانکہ اگر وہ دیانتداری سے اپنی آمدنیں لکھواتے اور پچاس فی صدی کے حساب سے چندہ دیں تو یہاں کی جماعت ہی بیس پچیس ہزار روپیہ ماہوار چندہ دے سکتی ہے بشرطیکہ ان کو مشکلات کا احساس ہو۔ اور ویسا ہی احساس ہو جیسے کسی کی بیوی یا کسی کا بچہ بیمار ہو جاتا ہے۔ یا کسی کے ہاں شادی کی کوئی تقریب آجاتی ہے۔ تو اسے احساس ہوتا ہے۔ بسا اوقات لوگ بیٹوں کی شادی پر اتنا قرض لے لیتے ہیں۔ کہ بیس بیس سال تک قرض ادا کرتے رہتے ہیں کیا

دین پر مصیبت

آئے تو اس وقت ایک قرض کو ایسی ہی بلکہ اس سے بھی بڑھ کر قربانی نہیں کرنی چاہیئے۔ یقیناً ایسی ہی قربانی کرنی چاہیئے۔ مگر ضرورت ہے توجہ کی ضرورت ہے اخلاص اور ایمان کی۔ ضرورت ہے جذبۂ ایثار اور قربانی کی۔ باہر کی جماعتوں کا بھی یہی حال ہے۔ ٹھیک انہیں دقتیں بھی ہیں۔ ڈاک کئی مقامات سے صحیح آ کر نہیں آسکتے۔ اور جماعتیں اپنے آدمیوں کے ذریعہ چندہ بھجواتی ہیں مگر پھر بھی ان کی سستی اس وجہ سے ہے۔ کہ انہیں ابھی صحیح حالات معلوم نہیں ہیں۔ اور اس لئے وہ قربانی میں پورے طور پر حصہ نہیں لے رہے بہرحال حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک دوسرا الہام بھی اس موقعہ پر نہایت شاندار طریق پر پورا ہوا ہے۔ اور وہ الہام الیلیۃ المالیۃ کا یا یہی الکمپ

خطرناک مالی مصیبت

جماعت کو پیش آنے والی ہے۔ چنانچہ اور سہ ماہی آیا۔ اور وہ سہ ماہی مصیبت بھی ساتھ ہی پیش آگئی۔ ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے یقین رکھتے ہیں کہ یہ مصیبت جلد دور ہو جائے گی۔ اور ہماری مشکلات کا دور ختم ہو جائے گا۔ ہمیں اگر

دکھ ہے تو یہ کہ

دیر سے ہمارے ساتھ چلنے والے کمزور لوگ ان مشکلات میں سلسلہ سے نکالے جائیں۔ جب خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ ابتلاء محض اس لئے آیا ہے کہ انہیں جانچا جائے۔ اور ان کا امتحان لیا جائے تو ایسا نہ ہو۔ کہ ان میں بے ایمانی پیدا ہو جائے اور انہیں سلسلہ سے الگ ہونا پڑے جس طرح بچے کا دودھ ماں کے لئے مصیبت ہوتی ہے۔ اسی طرح پرانے دوستوں کا بچھڑنا اور ان کا الگ ہونا بھی ایک دکھ کا موجب ہو تا ہے۔ مگر یہ ہمارے بس کی بات نہیں۔ ہر شخص جو اپنے اندر ایک تغیر پیدا نہیں کرتا۔ اس سلسلہ سے ضرور نکالا جائے گا۔ ہیری رشتہ داری یا میری دوستی یا میری مجالس میں آگے بڑھ بڑھ کر بیٹھنا اور دریافت کرنا۔ انہیں ہرگز کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دو تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ اگر میری بیٹی فاطمہ بھی چوری کرے۔ تو خدا کی قسم میں اس کا ہاتھ کاٹ دوں۔ اسی طرح

کون ہے جو

ان دنوں میں سنگدلی سے کام لے۔ جب خدا تعالیٰ کی جماعت مشکلات میں مبتلا ہو۔ اور پھر یہ سمجھ لے۔ کہ میرے ساتھ اس کا کوئی واسطہ یا رشتہ اسے اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچا لیگا میری رشتہ داری یا میری دوستی کسی کو

الٰہی عذاب

سے بچا نہیں سکتی۔ اگر کوئی غلط راستہ پر قدم مارتا ہے تو وہ ضرور ہلاک ہوگا۔ ہاں ہم یہ یقین رکھتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ کے وعدے ضرور پورے ہونگے اور وہ اپنی جماعت کو ان بلاؤں کے طوفان میں ضرور محفوظ رکھے گا۔ ہمارے لئے جو سوال ہے۔ وہ یہ نہیں کہ خدا اپنی جماعت کو بچائے گا یا نہیں۔ ہمارے لئے جو سوال اہمیت رکھتا ہے وہ یہ ہے کہ ہمارے دوست اور عزیز اس کے عذاب سے بچ جائیں۔ ورنہ خدا اپنی جماعت کو بچانے پر قادر ہے۔ اور وہ ضرور اس کی حفاظت کرے گا۔ ہمیں اس کا فکر نہیں ہمیں فکر ہے۔ تو یہ کہ ہمارے دوست اور ہمارے عزیز اور ہمارے واقف اپنی غلطیوں اور کمزوریوں کی وجہ سے خدا تعالیٰ کے عذاب میں مبتلا نہ ہو جائیں۔

اطلاع دیں

قادیان کے دوست جہاں جہاں آباد ہوئے ہوں۔ یا جو ابھی لاہور میں ٹھہرے ہوئے ہیں۔ وہ اپنے پتوں سے دفتر آبادی کو مطلع کریں۔ نیز گورداسپور کی جماعتیں جہاں جہاں آباد ہوئی ہوں وہ بھی اطلاع دیں۔ (نور الحق)

بیکار نوجوانوں کیلئے نادر موقعہ: لاہور میں، جاں فروخت کرنے کیلئے محنتی اور مستعد نوجوانوں کی ضرورت ہے۔ معاوضہ نہایت معقول ملے گا۔ بیکار دوستوں کے لئے نادر موقعہ ہے
(منیجر الفضل ۳۵ مکلیگن روڈ۔ لاہور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملت اسلامیہ کی قومی آواز — مغربی پاکستان کا اعلان حق

مسلمان ایک انتہائی نازک دور میں سے گزر رہے ہیں۔ طاغوتی طاقتوں نے چاروں طرف سے گھیر لیا ہے۔ لیکن خدائے برتر مسلمان کو ہر دشوار مرحلہ سے سرخرو کرے گا۔
بشرطیکہ
مسلمان اس جہاد میں قوت ایمان و ایقان کے ساتھ سرگرم عمل ہو جائیں۔ امتیاز رنگ و بو مٹا کر ساری ملت اسلامیہ ایک مقصد کے لئے آگے بڑھے۔ تو کامرانی و شادمانی ان کا قدم چومے گی۔ مسلمانوں کی اس کڑی آزمائش میں غریب مسلمانوں کی آواز بلند کرنے اور برسر اقتدار طبقہ کی رہنمائی کیلئے

روزنامہ مغربی پاکستان

میدان عمل میں آرہا ہے۔ بہترین اہل قلم کی متحدہ کوششوں سے یہ روزنامہ امتیازی خصوصیات، گوناگوں دلچسپیوں، تازہ ترین خبروں اور اچھوتے مقالوں کا خزانہ ہوگا۔
پاکستان کا صحیح ترجمان "مغربی پاکستان" ۱۲ نومبر ۱۹۴۷ء کو شائع ہو رہا ہے
ایجنٹ حضرات فوراً مندرجہ ذیل پتہ پر ملاقات یا خط و کتابت کریں۔
منیجر "مغربی پاکستان" ۵ کوئنز روڈ لاہور

سندھ سیکسٹائل انڈسٹریز لمیٹڈ
لائیٹ ویٹ بلڈنگ پروڈکٹس کمپنی لمیٹڈ

ملک میں بدامنی کی وجہ سے کمپنی ہذا کے جن حصہ داران کے پتے تبدیل ہو گئے ہیں ان سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ ایک ہفتہ کے اندر اندر اپنے موجودہ پتہ کے متعلق مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دیں۔ اس بارے میں مندرجہ ذیل اصحاب ضروری توجہ فرمائیں
(۱) شیخ عطاء اللہ صاحب سرگودھا ٹوبہ کمپنی قادیان (۲) ملک محمد شفیع صاحب قادیان (۳) ملک گل محمد صاحب قادیان (۴) چوہدری ثناء اللہ صاحب (۵) سعید احمد عالمگیر صاحب (۶) غلام جیلانی خان صاحب پوسٹل کلرک نوشہرہ (۷) صفدر ہینگ ہمایوں صاحب اوورسیئر خیلانہ (۸) عنایت الغنی صاحب ڈوری منگیری جاگیردار (۹) خلیل شاہ صاحب سنام ٹیلیا لہ (۱۰) اقبال بیگم اہلیہ سید سعید خالد صاحب قادیان (۱۱) میاں محمد شریف صاحب ٹیلیفون اپریٹر گورداسپور (۱۲) انیس الرحمٰن صاحب محمود حسن پنی (۱۳) ملک عمر علی صاحب قادیان (۱۴) محمود احمد صاحب عارف پنیاں (۱۵) عبدالحق صاحب شاکر قادیان (۱۶) [illegible] (۱۷) شیخ محمد اسمٰعیل صاحب بوگہ (۱۸) شیخ عبدالسلام صاحب [illegible] (۱۹) [illegible] (۲۰) [illegible] (۲۱) [illegible] قادیان (۲۲) ڈاکٹر محمد حسین صاحب ریاست میسور (۲۳) اسمٰعیل موسیٰ صاحب [illegible] (۲۴) بابو نذیر احمد صاحب دہلی (۲۵) بابو علی حسین صاحب بریلی (۲۶) محمد ابراہیم صاحب بریلی (۲۷) حافظ [illegible] صاحب کلاں نئی دہلی

بہار الحق واٹر کمپنی سندھ سیکسٹائل انڈسٹریز لائیٹ ویٹ بلڈنگ پروڈکٹس کمپنی لمیٹڈ
۱۳ کمپنی روڈ — لاہور

اور ایمان سے بہرہ ور ہیں مرتدوں اور بے ایمانوں میں شامل نہ ہو جائیں۔